سوال

(112) شوہر اور بیوی کے درمیان جنسی تعلقات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کو بار بار کہتے ہوئے سنا ہے کہ دینی امور سے متعلق سوال کرنے میں کسی قسم کی شرم اور جھجک نہیں ہونی چاہیے۔ آج میں آپ کے سامنے ایسا سوال لے کر حاضر ہوں جس کا تعلق ہماری ازدواجی زندگی اور ہمارے درمیان جنسی تعلقات سے ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مجھے جنسی تلذذ کی شدید خواہش ہوتی ہے۔ میں اپنی بیوی کو اس غرض سے بلاتا ہوں لیکن وہ کسی وجہ سے انکار کر دیتی ہے اور اس کام کے لیے راضی نہیں ہوتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسلامی شریعت میں شوہر اور بیوی کے جنسی تعلقات کے بھی کچھ حدود ہیں کہ ان کا لحاظ کرنا ضروری ہے یا یہ معاملہ میاں بیوی کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ جیسا چاہیں کریں۔ تسلی بخش جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ دینی امور سے متعلق سوال کرنے میں کسی قسم کی شرم نہیں ہونی چاہیے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انصار کی بعض عورتوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ شرم اور جھجک نے انہیں اس بات سے نہیں روکا کہ وہ دینی معاملات میں تفقہ حاصل کریں۔ ان میں سے کوئی حیض اور نفاس کے بارے میں سوال کرتی تھی تو کوئی منی، جنابت اور غسل کے بارے میں۔

جنس یا سیکس اور زوجین کے مابین جنسی تعلق کا مسئلہ ایک اہم موضوع ہے۔ انسان کی عملی زندگی میں جس کا بڑا عمل دخل ہے۔ اس معاملے سے عدم واقفیت یا غفلت انسان کو بسا اوقات غلط راستے پر ڈال سکتی ہے۔ اسلام بے شبہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس نے اس موضوع کی مکمل وضاحت کی ہے۔ تہذیب واخلاق کا لحاظ رکھتے ہوئے ہر اس جنسی موضوع کی تشریح کی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔

بعض لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ جنس یا سیکس جیسے اہم موضوع سے متعلق اسلام کی کوئی واضح رہ نمائی نہیں ہے۔ بعض دوسرے حضرات یہ تصور کرتے ہیں کہ جنس محض ایک فحش موضوع ہے اس لیے اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو اس گندے موضوع پر کلام نہیں کرنا چاہیے۔ یہ دونوں تصورات اور حقیقت سے دور ہیں۔

جنس بے شبہ ایک اہم اور حساس موضوع ہے۔ اسلامی شریعت نے اس کی طرف سے ہر گز غفلت نہیں برتی ہے۔ خود دور حاضر میں جنس کے ماہرین نے اس کی جانب کافی توجہ دی ہے اور اس سلسلے میں ان کے کچھ ارشادات اور کچھ نصیحتیں ہوتی ہیں، جن پر عمل کرنے کا وہ مشورہ دیتے ہیں۔ اسلام نے بھی، ہمیں اس معاملے میں کچھ نصیحتیں کی ہیں، کچھ کرنے کو کہا ہے اور کچھ کرنے سے منع کیا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں جنس سے متعلق اسلام کی کیا رہ نمائیاں ہیں:

1۔ اسلام انسانی فطرت میں جنسی شہوت کے وجود کا مکمل اعتراف کرتا ہے۔ اس لیے اسلام نے قانون کے دائرے میں اس جنسی شہوت کی تسکین کا مکمل بندوبست کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی سخت سرزنش کی ہے، جو خصی کرا کے اس شہوت کو جڑ سے ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا جو شادی اور عورت سے علیحدہ تجرد کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

حدیث ہے :

"أنا أعلمكم باللہ وأخشاكم لہ، لَكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلَيسَ مِنِّي"

’’میں تم سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور اس سے ڈرتا ہوں لیکن میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت سے منہ، موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے‘‘

اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں اپنی امت کو شادی کی ترغیب دی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ اس دنیا میں سے دو چیزیں مجھے نہایت محبوب ہیں۔ عورت اور خوش بو۔

2۔ شادی کے بعد اسلام نے شوہر اور بیوی دونوں کو اس بات کا حق دیا ہے کہ وہ اپنی جنسی خواہشوں اور شہوتوں کی تسکین کا انتظام اپنی مرضی کے مطابق کر سکتے ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اسلام نے اس جنسی تسکین کو عبادت اور عمل خیر سے تعبیر کیا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شوہر اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے کیا اس پر اسے اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں، ذرا سوچو کہ اگر اس نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کے ساتھ یہی کام کیا ہوتا تو کیا اسے گناہ نہ ہوتا؟ چونکہ حلال طریقے سے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ یہ کام کیا ہے تو اسے اس کا اجر بھی ملنا چاہیے۔

تاہم اسلام نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ شوہر چونکہ فطری طور پر اور سماجی عادات واطوار کے لحاظ سے زیادی جری اور Bold ہوتا ہے اس لیے وہی اپنی بیوی کو اس جنسی تسکین کی طرف دعوت دیتا ہے۔ بیوی اپنی شرم وحیا کی وجہ سے اس بات کی طرف دعوت نہیں دیتی۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کے اندر جنسی شہوت کہیں زیادہ ہوتی ہے اور اس معاملے میں صبر کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے جب کہ عورتوں میں صبر کرنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور جنسی شہوت مردوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔ لوگوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ عورتوں کے اندر مردوں سے زیادہ جنسی شہوت ہوتی ہے۔

اسی لیے اسلامی شریعت نے بیوی پر یہ واجب کیا ہے کہ شوہر جب اسے اس کام کی طرف دعوت دے تو وہ انکار نہ کرے۔ حدیث ہے :

"إِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوجَتَہُ لِحَاجَتِہِ فَلتَأتِہِ وَإِن كَانَت عَلَى التَّنُّورِ" (ترمذی)

’’جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی اس ضرورت کے لیے بلائے تو بیوی کو اس کے پاس جانا چاہیے چاہے وہ چولہے پر کھانا پکا رہی ہو‘‘

اور انکار کرنے کی صورت میں فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے :

" إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امرَأَتَہُ إِلَى فِرَاشِہِ فَأَبَت فَبَاتَ غَضبَانَ عَلَيهَا لَعَنَتهَا المَلاَئِكَۃُ حَتَّى تُصبِحَ" (بخاری و مسلم)

’’جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے اور بیوی آنے سے انکار کر دے اور شوہر اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس بیوی پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں‘‘

الا یہ کہ اس انکار کی واقعی کوئی معقول وجہ ہو۔ مثلاً بیماری ہو یا بہت زیادہ تھکاوٹ ہو یا کوئی شرعی رکاوٹ ہو وغیرہ۔

اس جنسی شہوت کی خاطر اسلام نے بیوی پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ نفلی روزہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے ۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"لَا يَحِلُّ لامْرَأَةٍ أَن تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إلا بِإِذْنِهِ " (بخاری و مسلم)

''عورت کوئی نفلی روزہ نہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت سے ۔''

3۔ اسلام نے ایک طرف شوہروں کی شہوانی قوت کا خیال کیا ہے اور اس کی تسکین کے وسائل مہیا کیے ہیں تو دوسری طرف عورتوں کی شہوانی قوت کو بھی نظر انداز نہیں کیا ہے اور اس کی تسکین کا سامان کیا ہے ۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے جو کہ عام طور پر دن میں روزہ رکھتے تھے اور راتیں تہجد نوافل میں گزار دیتے تھے ، فرمایا :

"إنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًا ، وَإنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًا"

''تم پر تمہارے بدن کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے گھر والوں کا بھی حق ہے ''

اسی لیے علماء کرام نے شوہروں کو ہدایت کی ہے کہ بیویوں کی جنسی تسکین کا پورا خیال رکھیں ۔ انہیں صرف اپنی جنسی تسکین سے غرض نہ ہو بلکہ اپنی بیوی کی خواہشوں کو بھی مد نظر رکھیں ۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شوہر کو چاہیے کہ ہر چوتھی رات اپنی بیوی سے مباشرت کرے ۔ بیوی کا خیال کرتے ہوئے وہ اس مدت میں کمی بیشی بھی کر سکتا ہے ۔

حدیث میں ہے کہ جماع سے قبل بیوی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور بوسے بازی ہونی چاہیے تاکہ عورت کی جنسی شہوت خوب جاگے اور تب جا کر اس کی تسکین ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ ایک دم سے عورت پر ٹوٹ پڑے اور جانوروں کی طرح اپنی خواہش پوری کر کے چلتا بنے ۔

حدیث ہے :

"لَا يَقَعَنَّ أحَدُكُم على امرأتِهِ كما تَقَعُ البَهيمةُ وليكن بينهما رسولٌ) قيل : وما الرسولُ ؟ قال : (القُبلةُ والكلامُ)" (مسند الفردوس)

''تم میں سے کوئی اپنی بیوی پر اس طرح نہ گر پڑے جس طرح جانور کرتے ہیں ۔ پہلے دونوں کے درمیان پیغام رسانی ہونی چاہیے ۔ پوچھا گیا کہ پیغام رسانی کا کیا مطلب یا رسول اللہ ؟ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : بوسے بازی اور محبت بھری بات چیت ''

اسی حدیث میں آگے مرد کی تین کمزوریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک کمزوری یہ بتائی کہ مرد اپنی بیوی کے پاس جائے اور بات چیت اور الفت و محبت کے اظہار سے قبل اپنی بیوی سے جماع کرے ۔ اپنی ضرورت پوری کر لے اور بیوی کو یونہی چھوڑ کر چلتا بنے ۔

قرآن نے بھی دو مقامات پر زوجین کے مابین جنسی تعلقات کا تذکرہ نہایت ہی لطیف اور بلیغ انداز میں کیا ہے ۔ پہلا تذکرہ سورہ بقرہ میں ہے :

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ...سورة البقرة ۱۸۷

''تمہارے لیے روزوں کے زمانے میں راتوں کو اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے ۔ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو''

اس آیت میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لیے لباس قرار دیا گیا ہے ۔ کتنی شاندار اور کیسی مبنی بر حقیقت تعبیر ہے یہ ۔ حقیقت یہ ہے کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے لیے لباس کی مانند ہیں کہ لباس ستر پوشی کا کام بھی دیتا ہے ۔ سردی گرمی سے بچاتا ہے ۔ بدن سے چپکا بھی ہوتا ہے اور باعث زینت و زیبائش بھی ہوتا ہے ۔

دوسرا تذکرہ سورہ بقرہ میں ہے :

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ... ٢٢٣ ... سورة البقرة

"تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں ۔ تمھیں اختیار ہے، جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ۔''

اس آیت میں بیویوں کو کھیتی سے تعبیر کیا گیا ہے اور شوہروں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اپنی کھیتی میں اپنی مرضی سے بیج بو سکتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ قرآن نے کس قدر بلیغ انداز میں اور نہایت اختصار کے ساتھ زوجین کے مابین جنسی تعلقات کے مسئلہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے ۔ کیا ان آیات کو پڑھنے کے بعد بھی کوئی عقل مند کہہ سکتا ہے کہ جنس یا سیکس سے متعلق اسلام کوئی واضح ہدایت نہیں دیتا ؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 258

محدث فتویٰ